

# عمر بڑھانے کے اصول

تدوین الحیف

مفسر اعلیٰ ایران شیخ الحدید والقرنی

مختارہ سوالنامہ محمد فیض احمد ایسی رضوی

بیتنا اہل السنۃ محمد احمد قادری ایسی آف کراچی

الشر

ادارہ تالیفات اویسیہ

0321-6820890

0300-6830592

مکتبہ عربیہ اسلامیہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح الصدور میں فرمایا ہے کہ موت حیات سے ہزار بارادبہ بہتر ہے اس پر چھبیس (۳۶) احادیث و آقا نقیض فرمائے پھر یہیں فرمایا کہ انسان کیلئے حیات بہتر ہے بشرطیکہ اعمال صالحہ اور صحیح عقیدہ کیلئے جدوجہد کرے ورنہ زندگی وبال جان اور عذاب جاوداں ہے۔ ملاحظہ ہو:-

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی عمر طویل ہو اور عمل نیک ہو۔ پھر یہی چھاسب سے برا کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھے ہوں۔

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے اچھے آدمی کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو اسلام پر ہو اور اس کی عمر طویل ہو اور اچھے کام کرے۔

☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مسلمان کی عمر جب بھی لمبی ہوگی اس کیلئے اچھائی ہوگا۔ (شرح الصدور)

حکایت..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قحطاع کے دو آدمی حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان میں ایک تو شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا پھر مر گیا۔ ظہیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ صحابہ کرام نے یہ واقعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے اور سال بھر میں چھ لاکھ رکعت نماز اور اتنی اتنی سنتیں نہ پڑھیں تھیں؟

☆ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک اس شخص سے افضل کوئی نہیں جو اسلام میں پورے ہوا اور تمام عمر تصبیح و تکبیر و چلن یعنی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ اکبر اور یمان اللہ میں گزار دے۔

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی زندگی کا ہر دن تیسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرتا ہے نمازیں اور ذکر و فکر کرتا ہے۔

☆ حضرت ابراہیم بن ابی عبدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن مرے گا تو اللہ تعالیٰ سے تمنا کرے گا کہ مجھ کو دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کروں۔

حکایت .... حضرت عرفان بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے بڑے تھے۔ موت کی دعا کرتے تھے اے اللہ! میری لمبی عمر ہوگئی ہے اور جسم کی ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں فلنبدلہا لیجسدہ دینا سے اٹھالے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جامع مسجد دمشق (شام) میں بیٹھا ہوا تھا اور یہی دعا مانگ رہا تھا اچانک ایک حسین و جمیل سبز پوش جوان آئے اور فرمایا کہ کیا دعا کرتے ہو؟ میں نے کہا یہی دعا جو آپ سن رہے تھے اس کے علاوہ کوئی اور دعا اچھی ہے فرمایا کہ اے اللہ میرے اعمال کو نیک کر اور عمر طویل عطا فرما۔ میں نے پوچھا خدا تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ جواب دیا کہ میں اتاتیل (قرشید سے) ہوں جو دونوں کے غم غلط کرتا ہوں۔ بعد کو میں نے غور سے دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔ (شرح الصدور للسبطی)

التماس اویسی غفاری... اہل اسلام بھائیوں سے اپیل ہے کہ اس دنیا فانی میں چند روزہ زندگی میں عطا کد اہلسنت پر مضبوط و مستحکم رہ کر اعمال صالحہ کا ذخیرہ آخرت کیلئے زیادہ سے زیادہ جمع کریں۔

وما علینا الا البلاغ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کا بھکاری

ابوصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان ..... ۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**  
**نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم**

اما بعد! اللہ عزوجل نے جسے جتنی عروہ ہے اتنا وقت گزار کر دیا ہے رخصت ہوگا کسی بیشی کا تصور خیاست و محاسن و جنوں (یا ایک ڈیالی ہے جو محال بلکہ جنوں ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ فَلَا يَسْتَاخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ** (پ ۸-۹ اعراف: ۳۳)

جب ان کا اجل (وقت مقررہ) آپہنچا تو پھر ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہوگا۔

ہاں عمر بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو اس کے اسباب ہیں اور وہ تقدیر کے سمجھنے کے بعد معلوم ہوگا۔ علماء و مشائخ کرام فرماتے ہیں، تقدیر تین قسم کی ہے: (۱) مزم (۲) معقل (۳) شیبہ بالبرم۔  
 پہلی دو قسموں میں دونوں فرقوں کے علماء کرام متفق ہیں تیسری قسم میں اختلاف ہے۔ فقیر پہلی دو قسموں کی تفصیل عرض کرتا ہے۔  
 تقدیر معقل معقل بدلتی رہتی ہے۔

تقدیر برم .... اس اور محکم ہے اس میں تبدیلی محال ہے کیونکہ تقدیر برم اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں تبدیلی کا تصور جہالت کو لازم کرتا ہے، نہ اس کا علم بدل سکتا ہے نہ تقدیر برم بدل سکتی ہے۔ تقدیر معقل یہ ہے کہ مثلاً لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ فلاں شخص متقی شفیق ہے یا سعید ہے یا غلام کی عمر اتنی ہے پھر اگر وہ نیک کام کرے یا کوئی نیک شخص اس کے حق میں دعا کرے تو اس کی شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے یا اس کی عمر بڑھ جاتی ہے اور اگر وہ نیک کام نہ کرے یا کوئی نیک شخص اس کے حق میں دعا نہ کرے تو وہ بدستور شقی رہتا ہے اور اس کی عمر اتنی ہی رہتی ہے اس کو نکو اور اثبات سے تعبیر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ بالآخر شقی ہوگا یا نہیں ہوگا اور اس کی عمر بڑھے گی یا نہیں اور یہی تقدیر برم ہے۔ ان دونوں پر چونکہ دونوں گروہوں کے علماء کا اتفاق ہے۔ ان دونوں قسموں سے عمر بڑھنے کا امکان بلکہ کئی مواقع ایسے ہو گزر رہے ہیں۔  
 تفصیل آئے گی۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

## تبدیلی تقدیر کے دلائل از قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (پ ۱۳۔ سورہ زمر۔ ع ۶۹)

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔

فائدہ..... مفسرین کرام نے فرمایا کہ اس آیت میں کجا اور ثبات سے مراد قضاء و مطلق ہے اور اُمُّ الْكِتَاب سے مراد قضاء مہرم ہے۔

### احادیث مبارکہ

بدل جانے والی تقدیر کے متعلق روایات ملاحظہ فرمائیں :-

☆ عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يرد القضاء الا الدعاء ولا يزيد في

العمل الا البر هذا حديث حسن غريب (المعجم الاثر بقى في السنن كتاب التقدير من رسول الله تعالى عليه وسلم باب ما جاء لا يرد

القضاء الا الدعاء صفحہ ۳۳۸/۳ رقم الحدیث ۳۱۳۹ وجامع ترمذی المستدرک جلد ۱/۱ ص ۶۷ رقم الحدیث ۱۸۱۳)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کو صرف دعا نال سکتی ہے اور عمر صرف نیکی سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

☆ عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يزيد في العمر الا البر ولا يرد

القدر الا الدعاء وان الرجال ليهرم الرزق بخطيئة (رواه ابن ماجہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر صرف نیکی سے زیادہ ہوتی ہے اور تقدیر صرف دعا سے ملتی ہے اور انسان اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆ عن انس بن مالك سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول من ستره ان يبسط

له او ينسما في اثره فليصل رحمه (رواه مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو رزق کی کشادگی یا عمر میں زیادتی سے خوشی ہو وہ رشتہ داروں سے تعلق جوڑے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا، میری امت میں سے ایک شخص کے پاس

ملک الموت علیہ السلام روح قبض کرنے کیلئے آیا تو اس کے پاس اس کے باپ کی نیکی آئی اور اس نے ملک الموت کو واپس کر دیا۔

یہ حدیث بہت احسن ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابن آدم! اپنے رب سے نوح محفوظ میں لکھی ہوئی عمر کو کبھی مٹا کر بڑھا دیا جاتا ہے اور کبھی اس کو برقرار رکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو انعام کار اس کی عمر کا جو عظم ہے وہ حقی اور قطعی ہے اس میں کوئی کمی بیشی اور تغیر اور تبدیلی نہیں ہے۔ (صحیح البیہقی و بیہقی)

☆ عمر بڑھانے میں ایک یہ بھی ہے کہ یوزھوں کی خدمت کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جوان یوزھوں کی عزت طوطا رکھتا ہے اللہ اُس کے بڑھاپے کے وقت کسی جوان کو اُس کی خدمت پر مامور کرتا ہے جو اس کے ساتھ عزت و حرمت سے پیش آتا ہے۔

حضرت جید الاسلام امام غزالی قدس سرہ (کیبیائے سعادت) میں یہ حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسے جوان کی درازی عمر کی بشارت ہے کہ تک کہ جسے مشارح (یوزھ اور دیگر نیک لوگ) کی تعظیم و توقیر نصیب ہوتی ہے تو یہ امر اس کی دلیل ہے کہ خود بھی بڑھاپے تک پہنچے گا تا کہ اس تک کام کی جزاء سے بھی اُسے نوازا جائے۔ (کیبیائے سعادت کا ترجمہ شاہراہ ہدایت، صفحہ ۳۱۲، ۳۱۵)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنی درازی عمر کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آٹھ سال خدمت کرتے گزری تو ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! طہار اچھی طرح کیا کرو تا کہ عمر دراز ہو۔ جس سے طو پہلے سلام کرو تا کہ تمہاری نیکیاں زیادہ ہوں اور جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال کو سلام کرو تا کہ تمہارے گھر میں خیر و برکت زیادہ ہو۔ (کیبیائے سعادت کا ترجمہ شاہراہ ہدایت)

فائدہ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل ارشاد کے انعام میں طویل عمر پائی اور اولاد کی کثرت کا کیا کہنا اور مال میں خیر و برکت کی بھی فراوانی ہوئی۔ آپ کے حالات فقیر کی تصنیف ’طویل العمر لوگ‘ میں پڑھئے۔

☆ حضرت سہیل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

**مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طَوَّبَ لَهُ زَادُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي عَمْرِهِ** (الادب المفرد: متعدد حکام، جلد ۱، صفحہ ۷۷ اور غیر)

جو شخص اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس کیلئے خوشخبری ہے کہ اللہ عز و جل اُس کی عمر و رازق مادیتاً ہے۔

**نوٹ** جتنی روایات اس بارے میں داپرو ہیں ان سب کا ایک ہی مطلب ہے۔

## اقوال مفسرین کرام و محدثین عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

قرآن و احادیث کو جس طرح اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے سمجھا ہم ان کی گردنک نہیں پہنچ سکتے ان کے اقوال بھی ملاحظہ ہوں:-

☆ امام المفسرین حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **يَحْمَوُا اللّٰهَ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ** کی تفسیر میں لکھتے ہیں، اگر یہ اعتراض کیا کہ جائے کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے اس کے متعلق قلم خشک ہو چکا ہے تو پھر لوح میں کسی چیز کے مٹانے اور اس کو ثابت رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس جو اور اثبات کے متعلق بھی قلم خشک ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے علم ازلٰی اور اس کی قضاء میں یہ پہلے سے تھا کہ کس چیز کو مٹانا ہے اور کس چیز کو باقی رکھنا ہے اور اس آیت میں اُم الکتاب سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۳ ص ۹۷)

☆ مفسر و محقق حضرت علامہ محمد بن احمد مالک علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء میں کوئی تبدیلی نہیں ہے اور یہ خود اثبات قضاء میں پہلے سے تھا اور جو کچھ قضاء میں شتر ہو چکا ہے وہ حتمی طور پر واقع ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس سے اُم الکتاب کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ (تفسیر قرطبی)

☆ مشہور مفسر حضرت سیّد محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لہل و مفصل لکھا ہے کہ بعض افاضل نے تقدیر کے مسئلہ میں لکھا ہے کہ ہر چیز میں تغیر اور تبدل ممکن ہے حتیٰ کہ قضاء ازلٰی میں بھی تغیر اور تبدل ممکن ہے۔ ان کے بعض دلائل یہ ہیں:-

﴿ حدیث صحیح میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت میں دعا کی ہے

### وقنی شر ما قضیت

تو نے جو قضاء کی ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

اس دعا میں قضاء ازلٰی کے شر سے محفوظ رہنے کی طلب ہے اور اگر قضاء ازلٰی میں تغیر ممکن نہ ہوتا تو اس سے محفوظ رہنے کی طلب صحیح نہیں تھی۔ نیز جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تراویح کیلئے نہ آنے کا عذر بیان کیا تو فرمایا، **خشیت ان تفرض علیکم فتعجزوا** مجھے یہ غرض ہے کہ تراویح تم پر فرض کر دی جائے گی تو پھر تم ان کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

☆ حضرت علامہ تھنارانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں نیکی سے عمر میں اضافہ کا ذکر ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا علم تھا کہ اگر انسان نے نیکی نہیں کی تو اس کی عمر چالیس سال ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ انسان وہ نیکی کرے گا تو اس کی عمر ستر سال ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کے علم کی بناء پر اس اضافہ کی نسبت اس نیکی کی طرف کر دی گئی۔ (شرح حدیث نبوی للعقدا زانی ص ۷۳)

نوٹ: اس بارے میں جتنی عبارتیں لکھی جائیں ان سب کا ایک ہی مقصد ہوگا۔

## تقدیر معلق کے مزید دلائل

☆ حدیث شریف گزر چکی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند روز تراویح پڑھ کر چھوڑ دیں اور فرمایا کہ اگر میں انہیں پڑھتا رہا تو مجھے خدا سے کہہ کر تم پر بھی فرض ہو جائے پھر اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر معلق بھی ہوتی ہے کیونکہ اگر قضاء ازلی میں اس کا فرض ہونا تھا تو یہ ہر حال میں فرض ہوتی اور اگر قضاء ساقی میں اس کی فرضیت نہیں تھی تو اگر آپ تراویح پڑھتے رہتے جب بھی اس کا فرض ہونا محال تھا، اس لئے آپ کو تراویح کی فرضیت کا جو حدیث تھا وہ اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جب قضاء ساقی میں تغیر ممکن ہے۔

☆ جب سخت آمدنی آتی تو آپ کو یہ خوف ہوتا کہ کہیں قیامت نہ آگئی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی کہ قیامت آنے سے پہلے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا، یا جوج ماجوج اور ولید الارض کا خروج ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور ان علامتوں کے ظہور سے پہلے آپ کو قیامت کا خوف دامن گیر ہونا اسی وقت درست ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک قضاء ساقی میں تغیر ممکن ہو۔

☆ جن صحابہ کو آپ نے جنت کی بشارت دے دی تھی وہ بھی دوزخ سے بہت ڈرتے تھے حتیٰ کہ بعض کہتے ہیں کہ کاش میری ماں نے مجھ کو جانا نہ ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اعلان کر دیا جائے کہ ایک شخص کے سوا سب جنت میں چلے جائیں گے تو مجھے یہ گمان ہوگا کہ وہ ایک میں ہوں اور جب قبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے مٹنے کے خبر دے دے پکے ہیں تو ان کے گمان کی صرف یہ وجہ ہے کہ قضاء میں تغیر ممکن ہے نیز اگر قضاء میں تغیر ممکن نہ ہو تو پھر دعا کا لغو اور عیث ہوگا کیونکہ اگر وہ کام ہوتا تو دعا کرے یا نہ کرے وہ کام ہو جائے گا اور اگر نہیں ہونا تو دعا بے سود ہے اور اس کام کا مطلب کرنا محال کو طلب کرنا ہے۔ حالانکہ دعا کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **ادھونی استجب لکم** تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

حدیث میں امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے:

**لا ینفع الحذر من القدر ولكن الله تعالى يمحو بالدعاء ما يشاء من القدر**

تقدیر سے ڈرنے سے فائدہ نہیں ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ دعا کے سبب جو چاہتا ہے تقدیر سے مٹا دیتا ہے۔

امام ابن عساکر نے حضرت علی کریم اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت **(يُمحِوُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ)** کے حلقی سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لا قرن عينك بتفسير ما ولا قرن عين امتي بعدى بتفسير ما الصدقة على وجهها**

**ویر الوالدین واصططعنا المعروف محول الشقاء سعادة ویزید فی العمر ویقی مصارع السوء**

میں اس آیت کی تفسیر کر کے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا اور میرے بعد میری امت کی آنکھیں تم ٹھنڈی کرنا، صحیح طریقے سے

صدقہ کرنا، ماں باپ سے حسن سلوک کرنا اور نیکی کے کام کرنا، شقاوت کو سعادت سے بدل دیتا ہے، عمر زیادہ کرتا ہے اور

ناگہانی آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔



## تقدیر صبر

☆ تقدیر بالکل نہ بدلے لائی تقدیر کیلئے انبیاء و اولیاء علی نبینا وعلیہم السلام پہلے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہی نہیں اگر عرض کرتے بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس تقدیر کو نہ ٹٹنے کی حکمت سے آگاہ کر کے منع فرمادیتا ہے۔ اس کی تفصیل آئے گی۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

☆ ایسی تقدیر (مہرم) کو سامنے رکھ کر وہابی و یو بندی عوام اہلسنت کو پرکاتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء علی نبینا وعلیہم السلام کو کسی قسم کا اختیار نہیں اور نہ ہی وہ کسی قسم کی تقدیر چال سکتے ہیں (معاذ اللہ) حالانکہ یہ اُن کا دھوکہ ہے کیونکہ انبیاء و اولیاء علی نبینا وعلیہم السلام کا اختیار ایک علیحدہ بحث ہے۔ بہر حال تقدیر مہرم نہ ٹٹنے والی ہے اس بارے میں متعدد روایات و احادیث مبارکہ و اورد ہیں صرف ایک روایت ملاحظہ ہو:-

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو الصادق المصدوق قال اللہ ان احکمکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینہ و بینہا غیر ذراع فیسبق علیہ الكتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلہا وان الرجل لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینہ و بینہا غیر ذراع فیسبق علیہ الكتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلہا (رواہ البخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا اور آپ بہت کچے ہیں یہ خدا تم میں سے کوئی شخص دوزخیوں کے سے ٹٹل کر تار جتا ہے حتی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں کے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ تقدیر معلق ٹٹل جاتی ہے۔ اپنے اعمال صالحہ سے یا کسی محبوب خدا کی دعا سے اور تقدیر مہرم کبھی نہیں ٹٹتی۔ ہاں تقدیر مہرم ٹٹل جانے والا عقیدہ کہ انبیاء و اولیاء علی نبینا وعلیہم السلام کی دعاؤں سے ٹٹل جاتی ہے وہ بھی دراصل تقدیر متعلق ہوتی ہے لیکن وہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا ہے کہ اگر فلاں محبوب بندے نے دعا مانگی تو تقدیر چال ڈو لگا۔ اس کا علم نہ لاکھ کرام کو ہوتا ہے اور نہ لوح محفوظ پر اس کے ٹٹنے کا کچھ لکھا ہوتا ہے۔ اس میں وہابیوں اور شیعوں اور ان کے ہمواروں کو اختلاف بلکہ انکار ہے تفصیل آتی ہے۔ یہاں متعلق علیہ تقدیر مہرم اور تقدیر معلق کا خلاصہ محدثین کرام کی زبانی ملاحظہ ہو:-

امام نووی فرماتے ہیں۔ بعض احادیث میں جو نیک اعمال کی وجہ سے رزق اور عمر میں زیادتی کا ذکر ہے، یہ فرشتوں اور لوح محفوظ کے اعتبار سے ہے، مثلاً فرشتوں کیلئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص کی عمر ساٹھ سال ہے، البتہ اگر اس نے صلہ رحمی کی تو اسکی عمر چالیس سال زیادہ کر دی جائیگی اور اللہ سبحانہ کو علم ہوتا ہے کہ اصل اس کی عمر تھی ہوگی اور قرآن مجید کی آیت **يَحْيَىٰ لَبَّكَ** **مَا يَشَاءُ** سے یہی مراد ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے علم ازیں اور تقدیر میرم کے اعتبار سے اس کی زیادتی محال ہے اور مخلوق پر جو لوح محفوظ سے ظاہر کیا جاتا ہے اس کے اعتبار سے زیادتی ہے اور یہی حدیث میں مراد ہے۔ (نووی شرح مسلم، ج ۳ ص ۳۵)

امام حافظ ابن حجر عسقلانی **لکھتے** ہیں..... جو چیز اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں ہے اس میں کوئی تغیر اور تبدل نہیں ہوتا اور جو چیز مخلوق کے علم میں ہے اس کے اعتبار سے تغیر اور تبدل جائز ہے، اس علم کا تعلق کرنا کا تبیین اور دیگر فرشتوں سے ہوتا ہے جو انسانوں کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں اور اسی علم میں محاورا ثبات واقع ہوتا ہے مثلاً علم کا زیادہ اور کم ہونا اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اس میں کوئی محاورا ثبات نہیں ہے اور حقیقی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (رح الہامی، ج ۸ ص ۳۸)

فائدہ۔ عمر میں زیادتی کا معنی معروف تو سب کو معلوم ہے مثلاً کسی کی عمر چالیس سال تھی والدین کو راضی اور خوش رکھنے پر چچا س برس ہو گئی یا اس کیلئے کسی اور کی دعا ہوئی وغیرہ لیکن اس کے اور معانی بھی محدثین نے بیان فرمائے ہیں۔ وہ کہ عمر میں زیادتی سے مراد عمر میں برکت، نیک کاموں کی توفیق دینا اور کم عمر میں اپنی ان مہمات اور مقاصد کو انجام تک پہنچانا ہے جن کو دوسرے زیادہ عمر میں بہ مشکل پہنچا سکتے ہیں اور قاضی عباس رحمہ اللہ نے کہا ماں سے مراد یہ ہے کہ انسان کی موت کے بعد اس کا ذکر خیر لوگوں کی زبانوں پر جاری رہے گا گویا کہ وہ مر نہیں زندہ ہے اور حکیم ترمذی نے کہا اس سے مراد بزرخ میں کم عمر صراحتاً قیام ہے۔

**سوال۔۔۔** جب انسان کی حتمی عمر میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی تو لوح محفوظ میں کبھی ہوئی عمر میں کمی اور بیشی کا کیا فائدہ ہے؟

**جواب۔۔۔** اس کا جواب یہ ہے کہ معاملات متواہر پڑتی ہیں اور معلوم ہائین (اللہ تعالیٰ کا ازلہ علم) غلطی ہے اس پر کوئی حکم ملتا نہیں ہے پس یہ جائز ہے کہ لوح محفوظ کے لکھے گئے میں زیادتی اور کمی اور محاورا ثبات ہوتا کہ یہ کمی بیشی شارع علیہ السلام کی ترجمانی سے انسانوں تک پہنچتا اور اس سے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی فضیلت اور سعادت اور ماں باپ کی نافرمانی کی مذمت اور نحوست کا علم ہو اور یہ بھی جائز ہے کہ اس زیادتی اور کمی کا ملائکہ کے ساتھ تعلق ہو اور انہیں انسان کی عمر کو برقرار رکھنے اور اس میں تبدیلی کرنے کا حکم دیا جائے اور حتمی اور قطعی حکم پر ملائکہ کو اطلاع نہ ہو۔

یہی ہمارا موقف ہے کہ تقدیر میرم جو انبیاء و اولیاء تالے ہیں وہ یہی ہے کہ اصل معاملہ کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے ملائکہ آگاہ ہوتے ہیں نہ لوح محفوظ پر کچھ لکھا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام شرع شریف میں 'شبیہ بالمہرم' یا 'میرم شبیہ بالمعلق' جس کی تفصیل آگئے گی اور حوالہ جات بھی۔ (ان شاء اللہ عز و جل)

اللہ تعالیٰ کی تقدیر حق ہے اس میں تغیر و تبدل کسی کے بس میں نہیں۔ ہاں وہ خود جو چاہے کرے۔ **فعال لما یرید** اور **لا یستل عما یفعل** اور **ان اللہ علی کل شیء قدیر** کی شان کا مالک ہے اور اپنی تقدیر خود بدلیں کرتا ہے جس کی خبر اس نے خود ہی قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہے **یمحو اللہ ما یشاء و یثبت** اور اس کے جو اور اثبات بھی بتائے ہیں مثلاً۔ ان کے دعا بھی ہے۔ حدیث شریف میں **الدعا یرد القضاء** قضاء قدر و دعا ہی سے بدل سکتی ہے اور دعا کے قبول و عدم قبول کا معیار بھی بتا دیتا ہے۔ مثلاً عام بندے دعا کریں تو کبھی قبول کر لیتا ہے تو نہیں بھی کرتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کوئی بندہ جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو شکم ہوتا ہے تو دعا اس بندے کے منہ پہ مارو کیونکہ

**ما کله حرام ومشربه حرام وبسته حرام فانی یستجاب له**

اس کا خلاصہ کسی نے شعر میں کیا ہے ۔

جب بندہ کہتا ہے یا رب میرا حال دیکھ وہ کہتا ہے تو پہلے اپنا نامہ اعمال دیکھ  
ان محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کرام سے حتیٰ وعدہ ہے کہ ان کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے:  
**لئن سالنی لاعطینہ ولان استعاذنی لاعینہ** (مشکوٰۃ شریف)  
اسی حکم پر ہمارا عقیدہ ہے:

۔ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اور بقول علامہ اقبال ۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

## دیگر اسباب

دعا کے علاوہ اور بھی بہت اسباب ہیں چند اسباب ملاحظہ ہوں :-

☆ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرمادے ہیں، بعض احادیث میں مذکور ہے کہ عبادت سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور دعا تقویٰ کو بدل دیتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ جس طرح مسبب مقدر ہے اسی طرح سبب بھی مقدر ہے اور یہ جواب مشکوٰۃ نبوت سے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا گیا کہ کیا دم اور دعا تقویٰ کو بدل دیتی ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دم اور دعا کو بھی اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہے۔ (نسب اس شرح شرح العقائد)

☆ یعنی شرح بخاری، جلد اول، صفحہ ۱۸۲ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم اپنے رب سے ڈر اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر، اس سے تیری عمر میں اضافہ ہوگا تیری آسائیاں (مزید) آسان ہوں گی، تیری مشکلات دور ہوں گی اور تیرا رزق آسان ہوگا۔ اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صلہ رحمی تھم کو زیادہ کرتی ہے۔ اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر میں زیادتی صرف ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے ہوتی ہے اور رزق میں زیادتی صرف صلہ رحمی سے ہوتی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق پوچھا، **يَحْمُرُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُخْفِي** اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے منادیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صحیح طریقہ سے صدقہ دینا، ماں باپ سے حسن سلوک کرنا، نیک کام کرنا اور صلہ رحمی کرنا، ہر ایک تقویٰ کو اچھی تقدیر سے بدل دیتا ہے، عمر زیادہ کرتا ہے اور ناکامی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جس شخص نے ان میں سے ایک نیکی بھی کر لی، اللہ تعالیٰ اس کو تینوں درجے عطا فرماتا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک انسان صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی (مقرر کردہ) عمر میں سے صرف تین دن باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں تیس سال زیادہ کر دیتا ہے اور ایک آدمی فطری رحمت (رشتہ داروں سے تعلیق منقطع) کرتا رہتا ہے اور ابھی اس کی (مقرر کردہ) عمر میں تیس سال باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر کم کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس کی عمر میں صرف تین دن باقی رہ جاتے ہیں۔ پھر کہا یہ حدیث حسن فریب ہے اور انہوں نے داؤد بن یحییٰ سے روایت کیا کہ تو رات میں لکھا ہے کہ صلہ رحمی، حسن اخلاق اور رشتہ داروں سے نیکی کرنا، گھروں کو آباد رکھنا، مال میں اضافہ کرتا ہے اور عمر زیادہ کرتا ہے، خواہ لوگ کافر ہوں۔ (یہ تمام احادیث الترمذیہ سے لی گئی ہیں)

**سوال.....** رزق اور عمر تقدیر میں مقدر اور مقدر ہو چکا ہے پھر اس میں کی اور زیادتی کس طرح مقصور ہوگی؟

**جواب.....** علماء کرام نے اس کے چند جواب دیئے ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

- ☆ رزق میں زیادتی سے مراد رزق کی وسعت اور عمر میں زیادتی سے مراد صحت بدن ہے۔
- ☆ انسان کی زندگی سو سال لکھی گئی اور اس کی نیکی کی زندگی کے اتنی سال لکھے گئے اور جو اس نے صلہ رحمی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی میں بیس سال بڑھا دیئے۔ یہ دونوں جواب علامہ ابن قتیبہ نے دیئے ہیں۔
- ☆ عمر میں زیادتی بھی ازل میں مقرر تھی لیکن اس اضافہ کو یہ طور انعام کے صلہ رحمی پر موقوف کیا گیا تھا گویا یوں لکھا گیا کہ فلاں شخص پچاس سال زندہ رہے گا اور اگر اس نے صلہ رحمی کی تو ساٹھ سال زندہ رہے گا۔
- ☆ یہ زیادتی لوح محفوظ میں لکھی گئی ہے (یعنی لوح محفوظ میں پچاس سال مٹا کر ساٹھ سال لکھ دیا گیا) اور اللہ تعالیٰ کا علم لوح محفوظ کے مٹانے سے۔ سوا اللہ تعالیٰ کے جسے انسان کی عمر کی انتہا معلوم ہے اس میں کوئی تغیر نہیں ہے اور لوح محفوظ میں لکھی ہوئی عمر کو کبھی مٹا کر بڑھا دیا جاتا ہے اور کبھی اسے برقرار رکھا جاتا ہے اور اس کا انجام اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ حسی و قطعی ہے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں اور نہ ہی تغیر و تبدل ہے۔

تقدیر میرم..... یہ وہی دوسری قسم ہے جس میں اختلاف ہے۔ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ تقدیر میرم انبیاء و اولیاء کی وعادوں اور ارادوں سے ٹک جاتی ہے۔ ویونیوی دہائی و دیگران کے مصداق فرماتے کہتے ہیں کہ تقدیر میرم حتیٰ ہے نہیں ملتی۔ دونوں طرفوں سے قرآن و احادیث کے انبار لگا دیئے جاتے ہیں لیکن پھر بھی جھگڑا ختم نہیں ہوتا۔ مسلک حق اہلسنت کے علماء و مشائخ نے ایک راہ نکالی ہے جس سے ضد و تعصب کی عینک اتار لی جائے تو بات حق ہے اور اس راہ پر دلائل قویہ بھی موجود ہیں۔ وہ یہ کہ تقدیر میرم دو قسم کی ہے: (۱) میرم حقیقی (۲) میرم مجازی یعنی میرم شبیہ بالمعلق یا معلق شبیہ بالمیرم۔

اس کی تفصیل فقیر عرض کرے گا یہاں یہ ثابت کر دوں کہ وہ میرم مجازی کون سی تقدیر ہے؟

### میرم مجازی کی تعریف

**معلق** تقدیر تو متصل طریق سے عرض کر دی گئی ہے کہ وہ لوح محفوظ میں مکتوب ہوئی ہے اسے ملائکہ کرام بھی جانتے ہیں کہ ایسے ہوگا اگر اس کا سبب سامنے آیا تو ویسے ہوگا۔ لیکن ایک قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے ارادہ میں ہوتا ہے لیکن اس کو عام فرشتوں کے علاوہ خواص ملائکہ بھی نہیں جانتے وہ چونکہ لوح محفوظ میں بھی مکتوب نہیں ملائکہ خواص بھی اس لئے بے خبر ہیں اسی لئے وہ ایک طرح میرم حتیٰ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں ہے کہ اس تقدیر کو اپنے دل میں محبوب کیلئے بدل دوں گا چونکہ تقدیر میرم بدل جاتی ہے اسی لئے اس کا نام شبیہ بالمیرم ہے۔ فقیر اپنے دعویٰ مذکور پر صرف دو مضبوط روایات پیش کرتا ہے۔

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پچھلے پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے قیامت ان کی اولاد کی روض نکلیں جنہیں اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے والا ہے اور ان میں سے ہر انسان کی دو آنکھوں کے بیچ نور کی چمک دی، پھر انہیں آدم پر پیش فرمایا وہ بولے اے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا تمہاری اولاد ان میں ایک شخص کو دیکھا تو انکی آنکھوں کے درمیان کی چمک پسند آئی بولے اے رب! یہ کون ہے؟ فرمایا حضرت داؤد۔ بولے اے رب! ان کی عمر کتنی مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا ساٹھ سال۔ عرض کیا مولا میری عمر میں سے چالیس سال انہیں بڑھا دے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال سے چالیس سال کے پوری ہوئی تو ان کی خدمت میں فرشتہ موت حاضر ہوا۔ آدم علیہ السلام بولے کیا ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں؟ فرمایا کہ وہ آپ اپنے فرزند داؤد کو دے چکے۔ حضرت آدم علیہ السلام انکاری ہوئے اس لئے ان کی اولاد انکار کرنے لگی، حضرت آدم علیہ السلام بھول کر درخت سے کھا گئے لہذا ان کی اولاد بھولنے لگی، حضرت آدم علیہ السلام نے خطا کی تو ان کی اولاد خطائیں کرنے لگی۔ (یہ حدیث ترمذی میں بھی سند کے ساتھ نقل ہے) (اللمعات، ج ۱ ص ۱۸۴)

طریقہ استدلال ... یہ تقدیر ایسی ہے جس کا علم حضرت عزرائیل علیہ السلام کو نہیں اور اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عزرائیل علیہ السلام اپنے علم اور لوح محفوظ کے ٹکسے کے مطابق وقت پر پہنچے لیکن آدم علیہ السلام نے بتایا چالیس سال پر اصرار فرمایا باوجودیکہ آپ نے اپنی بھائی عمر کی دعا نہیں مانگی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کا دل میلا نہیں کرتا از خود ہی انہیں چالیس سال عطا کر دیے اور داؤد علیہ السلام کو بھی آدم کے چالیس سال عطا کر دہ بھی عطا کر دیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شرح المخلوۃ (صفحہ ۱۸۴، مطبوعہ لاہور) میں ہے، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی عمر ہزار برس اور داؤد علیہ السلام کی سو سال پوری فرمائی۔

☆ اس عالم دنیا میں انسانی تخلیق سے پہلے ہم موجود تھے جس کیلئے اولیاء اللہ دعویٰ کیا کرتے ہیں۔

بقول حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ

خدا خود میری مجلس بود مجھ شمع محفل بود  
اندھ لاماں خسرو جائے کہ من بودم

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ۔

کن فیکون تو کل دی گل اے  
اساں پہلے پریت لگائی

☆ محبوبانِ خدا اپنی عمر اور دوسروں کی عمریں بھٹائے اٹھی پہلے جانتے ہیں جیسے آدم علیہ السلام کی عمر کا علم تھا۔

☆ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی چمک پسند آنے سے پہلازم نہیں آتا کہ ان کی چمک ہمارے حضور کی چمک سے زیادہ افضل ہو۔ حسن واقعی اور چیز ہے، پسند آنا کچھ اور۔ لہٰذا سے بڑھ کر حسینہ اور عورتیں موجود تھیں مگر عاشق کی آنکھ میں وہی مرغوب تھی۔ (احمد المسدات فارسی، ولغات عربی)

حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی، آپ نے عرض کیا کہ میری عمر نو سو ساٹھ سال کر دے اور داؤد علیہ السلام کی عمر پورے سو سال۔ یہ دعائیں موزوں نہ تھیں، قبول فرمائی، معلوم ہوا کہ نبی کی دعا سے عمریں گھٹ بڑھ جاتی ہیں، انکی شان تو بہت ارفع ہے شیطان کی دعا سے اس کی اپنی عمر بڑھ گئی۔

تبصرہ اولیٰ غفرلہ... ہمارا عقیدہ بھی ہے کہ عمرو وغیرہ گھٹانا بڑھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اللہ والے دعا کرتے ہیں تو وہ کریم بن کی دعا رد نہیں فرماتا اپنی تقدیر بدل دیتا ہے۔

لطفہ... چونکہ وہابیوں اور یونینوں کو اللہ والوں (انبیاء و اولیاء) سے غلبی بغض ہے اگرچہ نہیں مانتے لیکن ان کے طریقہ کار سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً اسی مسئلہ میں ان کا انکار ظاہر ہے لیکن افسوس ہے کہ انہیں کیلئے مانتے ہیں کیوں نہ مانیں جبکہ اس کا قصہ قرآن مجید میں ہے۔ انہیں سے عرض کیا تھا: **انظرونی الی یوم یبعثون** رب تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا: **فانک من المنظرین الآتية... فانک کی ف** سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زیادتی عمر اس کی دعا سے ہوئی۔

اب ناظرین ہی بتائیں کہ یہ لوگ انبیاءِ مہم اور اولیاءِ کرام کیلئے ماننے کو شرک اور انہیں کیلئے ماننے کو توحید۔ اس کی وجہ شاید کسی کو سمجھ نہ آئے تو عرض کر دوں ۔

کندھمجنس ہا ہمجنس پرواز  
کبوتر با کبوتر باز با باز

ہیش ہم جنس اپنے جنس کے ساتھ اڑتا ہے، کبوتر کبوتر کے ساتھ اور باز باز کے ساتھ اڑتا ہے۔

یہاں وہابیوں دیوبندیوں کو شیطانی کاموں کی وجہ سے شیطان کے ساتھ شبیہ دی گئی ہے۔

**سوال۔۔۔** آخر کریمہ **اذا جاء اجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون** وہ اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ آیت میں تقدیر مہر مطلق علم الہی کا ذکر ہے اور یہاں تقدیر مطلق کی تحریر کا ذکر یا آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اختیار سے اپنی عمر کم و بیش نہیں کر سکتا اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کی دعا سے عمریں رب تعالیٰ لکھا بڑھا دیتا ہے۔ آخر جس کی علیہ السلام مردوں کو زندہ فرماتے تھے آپ کی دعا سے نبی عمریں مل جاتی تھیں ثابت ہوا کہ دعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے۔

### **موسیٰ علیہ السلام کا تہیّز اور ملک الموت**

صحیح حدیث میں ہے کہ ﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ملک الموت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آئے ان سے کہا کہ اپنے رب کا بلا وا قبول کیجئے۔ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مار دیا۔ اسے ناپسند کیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر وہ فرشتہ رب تعالیٰ کی طرف واپس ہوا۔ عرض کیا کہ تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پر کیا کر دئی۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ نہیں اونادی اور فرمایا میرے بندے کی طرف لوٹو ان سے کہو کہ آپ زندگی چاہتے ہیں اگر زندگی چاہتے ہوں تو اپنا ہاتھ تل کی کھال پر رکھئے آپ کا ہاتھ جتنے بالوں کو ڈھکے گا آپ ہر بال کے عوض ایک سال جنسیں گے، پھر عرض کیا، فرمایا پھر آپ وفات پا گئیں گے، عرض کیا تو ابھی قریب ہی ہیں۔ اسے میرے رب مجھے مقدس زمین سے ایک پتھری پھینک کے قریب گرا دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں پاس ہوتا تو تم کو قبر شریف راستہ کے کنارے سے سرخ ٹیلے کے ساتھ دکھاتا۔

(تحقیق علیہ باب المناقب، مشکوٰۃ باب المناقب ذکر الانبیاء علیہم السلام باب المناقب بخاری و مسلم و مشکوٰۃ)

طریقہ استدلال۔ تقدیر مطلق کے قاعدہ پر عزرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے کیلئے آئے انہیں راز الہی کا علم نہ تھا راز الہی موسیٰ علیہ السلام نے طمانچہ مار کر ظاہر کر دیا یہی تقدیر مہر مطلق ہے۔ لیکن ہم الجسنت اس کا نام شبیہ مطلق البہر یا شبیہ بالمعلق رکھتے ہیں جس کا وہابیوں و دیوبندیوں کے فرقہ کو انکار ہے۔ اسے فقیر نے قرآن اور احادیث مبارکہ سے ثابت کر دیا ہے۔ صرف اسی کو موضوع بحث بناؤ تو ایک مستقل تصنیف چاہئے ماننے والوں کیلئے کافی ہے نہ ماننے والوں کو دفاتر و ضخیم تصانیف بھی ناکافی ہیں۔



اس حدیث شریف سے چند فوائد ملاحظہ ہوں :-

☆ اللہ تعالیٰ کو انبیاء علیہم السلام کا ادب محبوب ہے یہی وجہ ہے کہ عزرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو گویا یوں فرمایا، اے ملک الموت! تم ان سے اس طرح عرض کرو انہیں اختیار دو آنے کیلئے صیغہ امر عرض نہ کرو اگر وہ بہت دراز مدت بھی دیتا میں رہنا چاہیں تو منظور ہے۔

☆ موسیٰ علیہ السلام نے طمانچہ مارا کہ وہ حضرات رب تعالیٰ کی طرف سے مختار ہوتے ہیں زندگی و موت ان کی اختیار ہی ہوتی ہے مثلاً رب تعالیٰ کے اس فرمان میں حضرت ملک الموت کا جواب ہے (کہ انہوں نے عرض کیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام مرنا نہیں چاہتے) ملک الموت چا کر دیکھ لو کہ تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موت سے بچنے کیلئے مارا ہے یا کہی اور وہ یہ سے۔ موت سے بچنے کیلئے ہوتا تو پھر آخر میں موت کیلئے سزا تسلیم کیوں؟

☆ معلوم ہوا کہ مقبولوں کی دعا بلکہ ان کی خواہش سے عمریں بڑھ جاتی ہیں آئی قضا ئل جاتی ہے، آفتیں دور ہو جاتی ہیں۔ آدم علیہ السلام کی عمر شریف پوری ہو چکی تھی لیکن اگر آپ زندگی چاہتے تو ہزار سال عطا ہوتی۔ بلکہ ملک الموت کے اس آنے جانے عرض معروض کرنے کی بقدر قضا و قضا رہی۔ یہی ہمارا موقف ہے کہ وہ تقدیم مہرم ہے جو مانگہ کہ علم میں نہیں اور لوح محفوظ میں بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ آپے محبوبوں کی دعا سے نال دوں گا۔ یہی مفہوم **يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ** **وَعِنْدَهُ اَمَ الْكِتَابِ** اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے، کا ہے۔ **فَاَنذَرُ ...** حدیث شریف میں بھی اسی تقدیر مہرم (شیعہ بالملحق) کا ثبوت ملتا ہے۔

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

**اَكْثَرُ مِنَ الدَّمَاءِ فَاِنَّ الدَّمَاءَ يَرُدُّ الضَّعَاءَ الْمَيِّمَ (رواہ ابن مساکر - کنز العمال، ج ۲ ص ۳۹)**

دعا زیادہ کیا کرو اس لئے کہ دعا تقدیر مہرم کو بھی نال دیتی ہے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گویا کہا گیا کہ آپ کی وفات بھی ہوگی آپ کے اختیار سے۔ خیال رہے کہ انبیاء کیلئے بھی موت ضروری آتی ہے مگر وہ وقت موت میں انہیں اختیار ہوتا ہے اور یہ اختیار بھی ہمیشہ کہ جب بھی موت آئے ان کی مرضی سے آئے۔

- ☆ مومن علیہ السلام کا کہنا کہ مجھے اس گھڑی موت منظور ہے تمہیں اس وقت مارنا موت کے خوف سے نہ تھا بلکہ وہ کہلوانے کیلئے تھا جو تم نے اب کہا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بلاوے تین طرح کے ہوتے ہیں:
- ۱..... دعوت خوشی کیلئے بلاوا جسے کہتے ہیں نوید مسرت۔
- ۲..... دوسرے سمن عدالت میں حاضری کا بلاوا۔
- ۳..... تیسرے وارنٹ گرفتاری۔

کا قریبی موت وارنٹ ہے۔ عام مومنوں کی موت سمن ہے۔ حضرات انبیاء کی موت دعوت خوشی یعنی نوید مسرت ہے۔ ملک الموت نے نوید مسرت کو سمن کے طور سے پر پیش کیا یعنی نوید مسرت کو سمن بنا دیا کہ کہا: اجب ربك حاضر بارگاہ ہوا اس لئے مارا تھا۔ حضرت ملک الموت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جان شریف قبض کرنے کی اجازت چاہی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشورہ کیا۔ غرض جبرئیل نے عرض کیا کہ رب تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے چلے۔ تب اجازت دی تو آپ کی روح قبض فرمائی گئی۔ کیونکہ حضرت مومن علیہ السلام نے انہیں سکھادیا تھا۔

افہم المعات میں ہے کہ مومن علیہ السلام جلائی نمی ہیں۔ جب آپ کو قصہ آتا تو سر پراوڑھی ہوئی ٹوپی پہن جاتی تھی۔ خلاصہ الاصول: عمر کا گھٹنا بڑھنا تقدیر پر ہے تقدیر بندگان خدا تبدیل کر دیتے ہیں اس کیلئے ایک شعر مشہور ہے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اس پر چند اصول مندرج ہیں:-

- ☆ اللہ کسی کی عمر بڑھانے وہ مانگ ہے وہ نہ کسی سبب کا محتاج ہے اور نہ اسے کسی کی ضرورت ہے۔
- ☆ کسی بندہ خدا کے عرض سے کسی کی عمر بڑھا دے۔
- ☆ بندے سے اعمال صالحہ میں سے کوئی نیک عمل ہو جاتا ہے۔
- ☆ والدین میں سے کسی کی خدمت کرنے سے ان کی دعا ہو جائے۔
- ☆ کسی کی دل سے دعا ہو جائے بالخصوص کسی خدا کے ولی سے۔ حدیث شریف میں ہے، دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔
- ☆ صدقہ و خیرات سے بھی عمر بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ فقراء و مساکین اور بیمار، لنگڑے، لپٹے، پاچ و غیرہ کی دیکھیری کرتا۔
- ☆ اعمال صالحہ بالخصوص تہجد، اشراق، نوافل، تلاوت قرآن اور زور و شریف کے بعد دعا مانگنا۔ ان ہر ایک کے متعلق مفصل و مجمل گزارشات اور اق میں مذکور ہو چکی ہے۔

## اسلام میں طویل العمر زندگی بسر کرنا یعنی بوڑھے مسلمان کے فضائل

اس کے متعلق متعدد روایات ہیں۔ چند احادیث فقیر یہاں عرض کرتا ہے:-

☆ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان چالیس سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین بلائیں ڈور فرماتا ہے۔ جنون، جذام اور برص۔ اور جب پچاس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر گناہ لکھ کر دیتا ہے۔ جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اسے اپنی طرف رجوع کی توفیق بخشتا ہے۔ جب ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ محبت کرتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے اہل سماع محبت کرتے ہیں۔ جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کا نام زمین پر امیر اللہ (اللہ کا قیدی) رکھا جاتا ہے اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ بخوی کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس کے گھر والوں کیلئے شفعائے گا۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو میں اسے تین بلاؤں سے عاقبت دیتا ہوں۔ جنون، جذام اور برص۔ اور جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا حساب آسان کر دوں گا۔ جب وہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو میں اس کے دل میں رجوع الی اللہ کی محبت ڈال دیتا ہوں۔ اور جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ کرام محبت کرتے ہیں۔ جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھتا ہوں اور اس کی برائیاں مٹا دیتا ہوں۔ جب وہ نوے سال کا ہو جاتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ زمین میں امیر اللہ (اللہ کا قیدی) ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور قیامت میں وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کریگا۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی اصل عمر ہے تو اللہ تعالیٰ تین بلاؤں سے امان دیتا ہے۔ جنون، جذام اور برص۔ جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے اور یہی 'اللہ ہر' ہے اللہ تعالیٰ اس پر حساب آسان کرے گا اور جب بندہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو قوت و طاقت انسان سے روگردانی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف سے ان امور کی طرف رجوع کراتا ہے جس سے وہ راضی ہوتا ہے۔ جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے یہ 'حَقَب' کا دور ہے تو اس سے ملائکہ کرام محبت کرتے ہیں۔ جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے یہی خوف کا دور ہے تو اس کی نیکیاں ثبت کی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ جب وہ نوے سال کا ہو جاتا ہے یہ 'فَقْد' (گمشدگی) کا دور ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا اور آسمان والے اس کا 'امیر اللہ' نام رکھتے ہیں۔ جب وہ سو سال کا ہو جاتا ہے تو زمین پر اس کا نام 'حبیب اللہ' رکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اپنے حبیب کو ایذا نہ دے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بوڑھا ایسا نہیں جس نے اپنی زندگی اسلام میں چالیس سال گزاری مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے جنوں، ہندام، برص دفع فرمائے گا۔ جب وہ پچاس سال کو پہنچتا ہے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا نرم حساب لے گا۔ جب وہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کی توفیق بخشتا ہے جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے اس سے اللہ کے فرشتے محبت کرتے ہیں جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے۔ جب نوے سال کا ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور زمین پر اللہ تعالیٰ کا قیدی اس کا نام رکھا جاتا ہے اور قیامت میں اس کے گھر والوں کیلئے اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (کتاب الخیر پیش امام بیہقی کے روایت کیا)۔

☆ ابوہریرہ نے مرسل روایت کیا کہ جب تک بچہ بالغ نہیں ہوتا اس وقت تک اسکی نیکیاں اس کے والدین کے نام لکھی جاتی ہیں اور اس کی برائیاں نہیں لکھی جاتی اور نہ ہی اس کے والدین کے نام اس کی برائیاں لکھی جاتی ہیں۔ جب وہ بالغ ہوتا ہے تو پھر اس پر قلم کا اجراء ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کی حفاظت کے ساتھ اس کی رہبری کرتے ہیں جب وہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی ترتیب وہ ہے جو اوپر کی روایت میں مذکور ہو چکی ہے۔  
نوٹ: اوپر کی روایات کے شواہد ہیں:-

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس امت مصطفیٰ (علیہ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) میں اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں پیشی نہ ہوگی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے احسن تہذیب کی تفسیر میں فرمایا کہ انسان تحقیق میں سب سے زیادہ معتدل ہے۔  
**ثم رددہ اسفل سافلیں** سے مراد ہے کہ اسے رذیل ترین عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور غیر ممنون بھی غیر مقصود ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مومن ارذل العمر تک پہنچتا ہے تو تک عمل جو جوانی میں کرتا تھا تو اسے اب ان اعمال صالحہ کا اجر دیا جائیگا جو جوانی اور صحت میں کرتا تھا اور اسے اب بدھاپے میں برے کام نقصان نہ دیں گے اور نہ ہی اس کی خطائیں لکھی جائیں گی۔ (اسناد صحیح) مصنف نے اپنے متعلق کہا ہے: آزادی کا احسان فرما۔ (التحصیل الکفر، ص ۴۲، ۴۳)

## بڑھاپے کے فضائل

مانا کہ بڑھاپا ایک عظیم مصیبت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی عظیم سے عظیم تر بنایا ہے۔ لیکن وہ بڑھاپا تو بہت بڑی نعمت ہے جو اطاعتِ الہی میں بسر ہو۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے شرح الصدور میں ایک عنوان "طاعتِ الہی میں غویل العز کا بیان" قائم کر کے مندرجہ ذیل احادیث تحریر فرمائی ہیں:-

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کی عمر لمبی ہو اور نیک عمل ہو۔ پھر پوچھا سب سے برا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو عمر بڑا ہو۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے سب سے اچھے آدمی کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں اسلام کی حالت میں جس کی عمر طویل ہو اور اچھے کام کرے۔

☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مسلمان کی عمر جب بھی لمبی ہوگی اس کیلئے اچھا ہی ہوگا۔ (شرح الصدور)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قحطاع کے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان میں ایک تو شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا پھر مر گیا۔ طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے اور سال بھر میں سچا لاکھ رکعت نماز اور اتنی اتنی سنتیں نہ پڑھی تھیں؟

☆ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک اس شخص سے افضل کوئی نہیں جو اسلام میں بوڑھا ہو اور تمام عمر تسبیح و تکبیر و تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اللہ اکبر اور سبحان اللہ میں گزار دے۔

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی زندگی کا ہر دن تہنیت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرتا ہے نمازیں اور ذکر پکڑ کر کرتا ہے۔

☆ حضرت ابراہیم بن ابی عبدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن مرے گا تو اللہ تعالیٰ سے تمنا کرے گا کہ مجھے دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کروں۔

فائدہ: بہت سے خوش قسمت بڑھاپے میں جوانی سے بھی زیادہ عبادتِ الہی میں مشغول ہو جاتے ہیں سابق دور میں پیشاور ایسی مثالیں ملتی ہیں اور دورِ حاضر میں بھی بکثرت ایسے بوڑھے موجود ہیں۔ ہاں بوڑھاپے سے نکل آ کر موت کی آرزو منع ہے۔

## احادیث مبارکہ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قبر کے پاس سے گزرنے والا یہ نہ کہے گا، اے کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔

☆ ہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دعا مانگ سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، اے اللہ! میری طاقت کم ہوئی اور عمر بڑی ہوئی، میری رعایا منتشر ہوئی، تو مجھے موت دے تاکہ میں ضائع اور کوتاہی کرنے والا نہ بن جاؤں۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ ہونے پایا تھا کہ آپ شہید ہو گئے۔ ہاں ایک یوں بھی دعا کر سکتا ہے کہ اے اللہ! اگر میرا زندہ رہتا میرے لئے مفید ہے تو مجھے زندہ رکھ ورنہ مجھے موت دے دے۔

اعتماد۔۔۔ بڑھاپے کے فضائل اس بوڑھے کیلئے ہیں جس کی جوانی عبادت اور اطاعت الہی میں گزری۔ اگر جوانی برائیوں میں بسر ہوئی تو بڑھاپے کے گناہوں پر بھی سزا ہوگی۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ 'بڑھاپا' میں۔

## والدین کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے عمر میں برکت

ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی زندگی میں ان کی خدمت کی جائے اور ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کا برتاؤ کیا جائے تو اس کے نتیجے میں یقیناً کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دینی و دنیوی، ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال فرمائے گا چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے۔

☆ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کیا اس کیلئے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے، تو اسے چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور صلہ رحمی کرے۔ (مسند امام احمد)

مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں آدمی کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے اور رزق میں بھی فراوانی عطا فرماتا ہے۔

روحانی اور احکام شرعی کے بعد چند طبی امور عرض کرنا ہوں یہ بھی صرف ایک نمونہ کی حیثیت سے ہے۔ مفصل و مکمل بحث کتب طب میں ہے کہ طبی اصول پر عمل کرنے سے بھی عمر بڑھ جاتی ہے۔ اسی لئے کتب طب بجائے اپنے سمجھنے کی ساذق و ماہر طبیب و ڈاکٹر کا دامن پکڑے۔ نیم حکیم اور کپاؤ نگار قسم کے ڈاکٹر سے دور رہے۔ مظلایم شور ہے:

نیم حکیم خطرہ جان اور نیم ملاں خطرہ ایمان

### حکایت

حکیم حافظ محمد اہمل خان دہلوی مرحوم کو کسی نے کہا کہ آپ کا فلاں ہمسایہ مر گیا ہے آپ نے فرمایا وہ نہیں مرے میرے آنے تک اس کی تجبیز و تکفین نہ کریں آپ وہاں پہنچے تو اسے دوائی سنگھائی تو وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔ آپ نے فرمایا یہ اپنی طبیعت موت مرے گا۔ اب اس کی ایک بری عادت کا اثر ہوا جس نے اس کی روح کو دیوچ لیا وہ یہ کہ پیشاب کرتے وقت پیشاب کے چھینٹے اس کی پنڈلیوں پر پڑتے رہتے تھے اس کے اثر سے روح پر حملہ ہوا۔ اس کیلئے کافی تحصیل ہے اکثر سستہ کی موت ہوتی ہے۔ اس کی تحقیق بھی کر لینی چاہئے۔

### انسانی عمر کی درازی

جناب حکیم محمد حسین صاحب لاہوری مرحوم فرماتے ہیں۔ یورپ کے طبی حلقے سال ہا سال سے اعادہ شباب اور درازی عمر کے جن تجربوں پر مشغول تھے۔ ان میں سب سے زیادہ ڈاکٹر وورونوف کو ہوئی ہے۔ جو ہند کی گھٹیوں کی قلم انسان کے جسم کے اندر لگا کر بڑھاپے کو جوانی سے بدل دیتا ہے۔ اس کی حیرت انگیز علمی کامیابیوں کا غلاف کئی سال سے بلند ہے اور اب اس دینہ مشہور ہو چکا ہے کہ ہر چہ تھے یا پونچھیں ہفتے اس ہارے میں کوئی نہ کوئی خبر رپورٹ انجینی کے ذریعے سے دنیا میں مشہور ہوتی رہتی ہے۔

سب سے پہلے ۱۹۲۲ء میں رپورٹ نے یہ خبر مشہور کی تھی کہ سابق قیصر جرمنی نے ڈاکٹر وورونوف کو بلایا ہے تاکہ اس عملیہ کا تجربہ کریں۔ اس کے بعد ۱۹۲۳ء میں فرانس کے ہافاس انجینی نے خبر دی کہ حکومت فرانس نے ڈاکٹر موصوف کو الجزائر بھیجا ہے تاکہ وہاں کہ بھیزوں پر اس عملیہ کا تجربہ کریں۔ اسی زمانہ میں بیس کے مشہور مصور ’رسالہ لالستر‘ ایڈیٹر نے اس عملیہ کی تاریخ اور عملی نتائج پر متعدد مضامین لکھے اور تھوڑے عرصہ کے بعد انگلستان کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر وورونوف نے لندن کا سفر کیا ہے اور شاہی طبی مجلس کے زیر اہتمام ایک واقع جلسہ میں تقریر کی ہے۔ اس جلسہ میں انہوں نے ایک ۵۷ سال کا بوڑھا آدمی بھی پیش کیا۔ جو عدد وجہ کا کمزور ہو چکا تھا نگراب اس عمل کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کا طاقتور جوان معلوم ہوا تھا۔ اس کے بعد فرانس اور انگلستان کے طبی رسالوں میں یہ بحث از سر نو پھر مچی۔ مختلف پہلوؤں سے اس پر بحثیں ہوتی رہیں۔

شاید ہندوستان ہی دو جگہ ہے جہاں اس عمل کی کامیابی اور مقبولیت کا سب سے پہلے اور سب سے بہتر اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ ہندوؤں کی سب سے بڑی آبادی افریقہ کے بعد ہندوستان ہے اور اگر عمدہ نسل کے ہندوؤں کی جستجو ہو تو وہ غالباً صرف ہندوستان کے جزیروں ہی میں مل سکتے ہیں اس لئے ہر ایسے علم کیلئے جس میں اس انسان سے ایک درجہ فروتر جانور کی ضرورت ہو۔ ضروری ہے کہ ہندوستان سے اپنی ضرورت پوری کرنے کا انتظام کرے۔ ۱۹۲۵ء میں اچانک معلوم ہوا کہ شمالی ہند میں ایک نئی قسم کی تجارت شروع ہو گئی ہے اور خوب فروغ پا رہی ہے یہ تجارت ہندوؤں کے فرانس بھیجنے کی تجارت تھی۔ معلوم ہوا کہ فرانس کی ایک حیوانات فروش دکان سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں عمدہ نسل و قسم کے ہندو طلب کر رہی ہے اور بمیں، کلکتہ، کولمبو سے ایک ایک جہاز میں سو سو ہندو بھیجے جا رہے ہیں۔ یہ صورت حال اس بات کا قطعی ثبوت تھی کہ ڈاکٹر دورڈوف کا عمل کم از کم مقبول خوب ہو رہا ہے۔

حال میں رپورٹ رائج تھی کہ اس سے ایک نئی خبر شائع کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا تھا کہ حکومت فرانس نے ڈاکٹر موصوف کو فرانس اور اٹلی کے سرحدی مقامات میں سے ایک نہایت پر فضا اور معتدل مقام دے دیا ہے اور انہوں نے وہاں ایک قدیم قلعہ میں بہت بڑی تعداد ہندوؤں کی جمع کر لی ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ خود یورپ میں ہندو پال کر بڑی تعداد پیدا کر لی ہے تاکہ اس عمل کے انجام دینے میں سہولت ہو۔

اس خبر کے دو ہفتہ بعد پیرس کے مشہور اخبار 'طان' میں ایک ملاقات کا دلچسپ حال شائع ہوا۔ جو اسی سرحدی مقام کے قدیم قلعہ میں (جو اب ہندوؤں کی قیام گاہ ہے) مسٹر چرچل اور ڈاکٹر دورڈوف میں ہوئی تھی۔ ملاقات کی سرگزشت ڈاکٹر ایم۔ لوئی فارست کی قلم سے نکلی تھی۔ جو ڈاکٹر دورڈوف کے پرانے دوست ہیں۔

چونکہ یہ معاملہ موجودہ دنیا کا سب سے زیادہ اہم طبی انکشاف ہے۔ اس لئے ہم جانتے ہیں کہ ایک جامع تحریر موضوع پر شائع کر دیں ہم نے مختلف مصادر سے اس بحث کے متن اہم حصے لئے ہیں اور انہیں ضروری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیئے ہیں۔ پہلا انڈیا ٹائمز کے سیکرٹری جنرل کے ایک مضمون سے ماخوذ ہے، جو دنیا کے معتدلی رسائل میں دوسرا پیرس کے مشہور رسالہ 'الاسٹر ایسین' کے مضامین سے مرحب کیا گیا ہے جو اس موضوع سے شائع ہوئے تھے۔ تیسرا 'طان' پیرس سے لیا گیا ہے۔ جس میں مسٹر چرچل اور ڈاکٹر دورڈوف کی ملاقات کی سرگزشت بیان کی گئی ہے۔ یہ مختصر غلامہ ہندوستان کے بعض اعلیٰ پڑی اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے لیکن اب ڈاکٹر کے اخبارات میں 'طان' آگیا ہے اور اس میں پوری سرگزشت درج ہے۔



زندگی کی بھر کرنے والی کیمپوں کی سالانہ رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ گزشتہ صدی کے آخری پچیس برسوں میں انسان کی عمر پہلے سے بارہ برس زیادہ ہو گئی ہے۔ امریکن پرو فیسر ڈاکٹر میو نے واشنگٹن یونیورسٹی میں پچھلے مہینے تقریر کرتے ہوئے کہا، اعداد و شمار سے ثابت ہو گیا کہ انسان کی عمر بڑھ رہی ہے سولہویں صدی سے انیسویں صدی کے وسط یعنی ۱۸۵۰ء تک انسان کی عمر میں بیس برس کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد بھی ترقی برابری جاری رہی۔ اس وقت انسان کی متوسط عمر ۵۸ سال تک پہنچ چکی ہے۔

پروفیسر مذکورہ کے خیال میں اس زیادتی کا اصل سبب علم حفظانِ صحت کی ترقی اور عقلِ انسانی کی بہت ہے۔ اب انسان بہت سے ایسے امراض پر غالب آ گیا ہے جو پہلے ناقابلِ علاج تھے۔ اس نے بتایا کہ مرد کی زندگی کیلئے سب سے زیادہ خطرہ پچاس اور اٹھاون سال کی درمیانی عمر میں ہوتا ہے۔ لہذا اس موقع پر غیر معمولی احتیاط کی ضرورت ہے۔ عورت کی زندگی سولہ اور اٹھارہ سال کی عمر میں سب سے زیادہ خطرے میں ہوتی ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر عورتیں اسی عمر میں مرتی ہیں۔ عمر کی درازی میں وراثت کو بھی بہت دخل ہے۔ جن خاندانوں میں عمر زیادہ ہوتی ہے ان کی نسل زیادہ مدت تک زندہ رہتی ہے۔ یہ اس لئے کہ عمر کا تعلق جسم کے ان خلیا تھیلیوں سے ہے جو زندگی کی محافظ اور پردہ کرنے والی ہیں۔ علمِ الجینیات نے اب یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ زندگی کی ان تھیلیوں کو قوت و صلاحیت عام طور پر موروثی ہوتی ہے۔ لہذا طویل العمر خاندانوں کے افراد کو زیادہ عمر پانے کی امید رکھنی چاہئے بشرطیکہ بجا اعتدالیوں سے زندگی کی قوتیں قبل از وقت ضائع نہ کریں۔

حال میں مشہور عالمِ روی ڈاکٹر ورونوف نے اعلان کیا کہ مغربی انسان ۱۲۵ برس کی عمر حاصل کر لے گا اور علم کی ترقی بہت جلد اس مدت کو ۱۴۰ سال تک بڑھا دے گی۔ اور بہت سے علماء نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ دنیا بھر میں زندگی کی درازی کیلئے ایک زبردست تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ (تبصرہ الاطباء، مارچ ۱۹۳۲ء)

۱۔ یہ حکیم صاحب کا اپنا تحقیق ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اعمار اُمّی ما بین السبعین وستین او کما قال**

میری اُمت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں۔

جو کہ اس کی تفسیر یہ ہو جاسکتی ہے کہ اہلِ عقل کا عہد احکامِ شرع کا ترہب کثرت پر ہوتا ہے۔ (آؤسینِ ہفرازا)

## تندرستی کے اصول

جس طرح موسم میں بکثرت سردی پڑنے سے لباس کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بیرونی برودت کا روکنا بغیر کافی لباس کے ناممکن ہے۔ یوں جسم کو گرم رکھنے کیلئے یعنی جس سے اندرونی اعصاب و قوی بھی گرم رہیں۔ غذا بھی اسی کیلئے بکثرت درکار ہوتی ہے اور یہ تحقیق شدہ فیصلہ ہے کہ بھوک ہمیشہ عادت کے بڑھانے سے بڑھتی ہے اور جوں جوں کوئی شخص معمول بناتا جائے اور غذا سے موافق بھی آتی جائے (یعنی چبکتی جائے) تو وہ دن میں اچھے اچھے لذیذ و مقوی کھانوں کا زیادہ شائق ہو جاتا ہے۔ چونکہ موسم سردی میں بھوک پیدا ہوا کرتی ہے لہذا روغن اور مقوی کھانے استعمال کرنے سے انسان کو ذکام و زلہ اور کھانسی، درد پیلو، نمونیا و جع مفاصل وغیرہ اور لعن میں گرفتار ہونے کا خطرہ رہتا ہے تو وہ اول غذا کو حد اعتدال سے متجاوز نہ ہونے دے۔ تو اس حالت میں یعنی غذا کو اپنی عادت کے موافق وزن استعمال کرنے سے جب تک غذا اچھی مقوی اور مرغن کھائے لیکن اگر بھوک کا تحمل نہ ہو سکے اور بہت زیادہ کھانے استعمال کرنے کوئی چاہے تو روکی ہوئی بھٹی ہوئی غذا بکثرت کام میں لائے مثلاً آلو، مٹر، چنے وغیرہ پھنسنے ہوئے یا صرف ایک جوش دیا ہوا دودھ وغیرہ۔

جو لوگ موسم سرما میں گوشت، اظہے، مرغی اور شراب و کباب کا بکثرت استعمال یا بڑبڑیجہ کران کے عادی ہو جاتے ہیں وہی لوگ لا علاج امراض کے نواسے فیصد شمار ہوا کرتے ہیں۔ موسم سرما میں جلاب یا فصد پاتے کرانا قطعی بات نہیں ہے اور جب کوئی شخص کھانے پینے میں سب کچھ چرب و جیرٹیل و کثیف ٹھونے جاتا ہے تو اس کو کسی نہ کسی طرح کے تھپہ کی حاجت پیش آتی ہے اب اگر وہ سہل یا تے کی ادویات استعمال کرے تو کئی آفتوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہذا لا پرواہ شخص کسی قسم کے اردوار کی بھی چنداں ضرورت نہ رکھ کر اس اندھا دمد خورد و نوش روش پر چلے جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد کسی مہلک عارضہ کے زیر مشق آ جاتے ہیں۔

زیادہ کھانے سے نیند کا بھی بہت زیادہ غلبہ ہوتا ہے اور جو لوگ کھانا کھاتے ہی سو جاتے ہیں ان کو ذکام و زلہ وغیرہ میں فوراً ہی مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ موسم سرما میں دن کے وقت تو کسی حالت میں بھی سوتا نہ چاہئے اور رات کے وقت بھی کھانے کے بعد کم از کم دو گھنٹہ ضرور بیدار رہنا چاہئے۔ مگر کھانا کھانے کے بعد جیسا کہ آج کل کے بڑھے لکھے لوگوں کا عام دستور ہے بستر پر لیٹ کر اخبار وغیرہ کا مطالعہ شروع کر دیتے ہیں اور پڑھتے پڑھتے سو جاتے ہیں۔ سردی کے ایام میں اول تو یہ بات ہی غلط ہے یعنی شخص کو پڑھتے پڑھتے نیند ہی نہیں آتی کیونکہ موسم سرما کی شدت سے آنکھوں کی پتلیاں و رطوبات سٹکر جاتی ہیں اور دماغ کے عضلات پر بوجھ پڑتا ہے۔ اس لئے بکثرت انسانوں کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور وہ تمام رات یا کئی گھنٹے بالظہور نیند کو یاد کر کے پریشان ہونے لگتے اور اکثر شامی میں وقت کو نالتے ہیں چونکہ تارے بھی رو بروئیں ہوتے اور زنگہ گلدے بستر پر خراب خیالات کے

گرویدہ ہو جاتے ہیں بعضوں کی ان خیالات میں آنکھ بھی لگ جائے تو فوراً احتکام وغیرہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے واجب یہ ہے کہ کھانا کھا کر کم از کم آدھ گھنٹہ گھر میں ہی چاہل قدمی کرے بعد ازاں بستر پہ بیٹھ جائے یا کھلے وغیرہ اوڑھ کر دستوں، رشتہ داروں میں باتوں کا حظ حاصل کرے۔ اگر مطالعہ کتب اخبارات وغیرہ یا تحریر کا کام کرنا ہے تو اس وقت قطعی ملاوی رکھو اور کھانا کھائے ہوئے دو گھنٹے کا رابطہ بناؤ۔ مثلاً ایک شخص شام کو چھ بجے کھانا کھالے تو وہ آٹھ یا نو بجے درمیان خوشی سے سو سکتا ہے اور چھ سات گھنٹے نیند حاصل کر کے تین چار بجے صبح کے قریب اٹھ کر گوشت و دواغیا صنعت و حرفت وغیرہ کا کام کر سکتا ہے اور عبادت تو سونے پر سہاگا کا کام دے گی۔

### نیمتی زد کی حفاظت

موسم سرما میں عوام الناس جماعت کے بھی زیادہ ترویوانے ہو جاتے ہیں بلکہ اسٹھے سونا ہی جائز سمجھتے ہیں یہ ان کی سخت غلطی ہے ہم دھوئی سے کہتے ہیں کہ ایسے لوگ سونا وغیرہ کے امراض میں سب سے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ مٹی ہی جس میں ایک ایسی قیمتی طاقت ہے جس کی موجودگی میں معمولی جاڑے کی انسان پر داغ ہی نہیں کر سکتا اور جو لوگ ہر روز اپنا یہی قیمتی ذر (مٹی) یوں تلف کرتے ہیں وہ سردی کے عام حوادث کا مقابلہ نہیں کر سکتے (احتکام اور جریان والوں کا عموماً آج کل ہی خاتمہ ہوتا ہے) ہر ایک انسان کو ہر موسم میں ہر حالت میں کسی کے ساتھ بلکہ کبھی نہیں سونا چاہئے۔ ایک دوسرے کے ساتھ سونے سے اس کے عوارض کے کئی قسم کے اجرام منہل ہونے کا خدشہ ہے۔ دوسرے اگر کمزور و نحیف کے ساتھ قوی جسم سونیکا تو اس کی جسامت کم ہوگی اور گولا فرمونا ہو جائیگا مگر کئی ایک مسموم کیزے جن کو مونا آدمی انہم کئے تھا اس کے جسم میں سرایت ہوتے ہی اس کو کئی بیماریوں کا شکار بنا دیتے ہیں لہذا اپنے بوڑھے عورت مرد ہر ایک کو ہمیشہ جدا سونا چاہئے۔

ہمارے خیال میں بچوں کو شیر خوارگی کے ایام سے ہی الگ چار پائی پر سونا چاہئے ایک تو ان کے جسم میں کسی دوسرے کی صحت کا اثر نہ ہوگا دوسرے وہ جدا ہونے سے ان کے اعضاء و قوی آزادی سے وسعت پائیں گے۔ تیسرے جو بچوں ان میں سوچتے سمجھتے کی (سونے جانے) کی طاقت پیدا ہوگی وہ خود کو الگ تنہا سمجھ کر بلا خوف و خطر جینے کی دھن میں لگیں گے۔ ہمارے ملک کی عورتیں جہالت کے سبب اپنے بچوں کو (جب تک کہ قریباً بالغ ہی نہیں ہوتے) اپنے ساتھ چار پائی پر سلاتی ہیں۔ اگر رات کو اتفاقاً ہر دو کی آنکھ کھل جائے تو جوں، بھولوں، پڑیوں، دیوؤں کے قصے یا بیاد شادیوں کے (خواہ چڑیا چڑے کی ہی کیوں نہ ہوں) فسانے سنائی ہیں جو تمام عزان کو یاد دہتے ہیں (اور ان سے دہی رہتے ہیں)۔

سردی کے ایام میں دور دراز علاقہ جات کے سفر بھی بازار رہنا شد ضروری ہے اور بالخصوص رات کے وقت کا سفر تو کسی حالت میں اختیار نہ کرو۔

## موسمی عوارض سے بچنے کی حکمت

ہم نے تلا یا کمرودی میں ڈکام ونزلہ، کھانسی، دروپہلو، وجع المفاصل وغیرہ امراض کا اندیشہ شکوہ و شکایت عام ہوا کرتی ہے۔ ذمہ دار آلے مرئیش بھی ان دنوں زیادہ تر جملہ دورہ ہوتے ہیں۔ طبع یا بھی اکثر ان علاقہ جات میں رہا کرتا ہے۔ ان میں سے ڈکام ونزلہ و کھانسی، طبع یا میں تو شریعہ طور سے وہی شخص مبتلا ہوتے ہیں جو ہر وقت کھانے پینے اور سوتے ہی پڑے رہنے کی عادت رکھتے ہیں یا قبض ہو تو خواہ چوتھے دن ہی براز (بواچہ شتاب) اترے پرواہ نہ کریں گے۔

جو لوگ ایسے عوارض سے بچنا چاہتے ہیں وہ ہمیشہ قبض کا فکر رکھا کریں جب کبھی پاخانہ صاف خارج نہ ہو اس دن اگر یہ معلوم ہو کہ زیادہ چرب و مقوی غذا کے سبب سے یہ علت ہوئی ہے اور صرف چند تولہ پانی گرم پی لینا چاہئے اگر دو تین گھنٹہ بعد بھی حاجت کھل کر نہ ہو تو پھر دو ایک ولعہ دیا پانی ہی نہیں خود بخود طبیعت صاف ہو جائے گی مگر سست ہو کر لیٹ نہ جائیں بلکہ چند میل کی دوڑ بھانڈ یا مشقت کا کام کریں اور اس وقت تک کہ اچھی طرح دست خارج ہو ہرگز ہرگز کسی قسم کی بلکی غذا بھی نہ استعمال کریں۔ اگر شام کے وقت یا صبح کو کسی وقت سادہ غذا سے ہی قبض کی شکایت ہے تو دو تین تولہ مرہ بہ لیلہ تر وقت نے چینی کیساتھ یا نیم گرم پانی سے کھا لیتا چاہئے۔ وہ بالکل تازہ ہتازہ یا صرف ایک دفعہ کا جوش دیا ہوا ہو یا کہ گرم پانی یا تولہ ڈیڑھ یا دو تولہ تک ہادام روغن کا تیل حل کر کے پیئیں۔

طبع یا کے ایام میں کوئین کا استعمال یا دیسی جڑی بوٹیوں کے مانع بخار عرقیات شیریں کا ہر روز یا دوسرے تیسرے از حد ضروری ہے۔ دروپہلو یا مومینا اور وجع المفاصل و کمر درد، لائرا لہسم (وائٹ المرئیش) اشخاص کیلئے یعنی جن کو پانی پینے کے سبب یا ریوں کا خدشہ ہوا کرتا ہے۔ موجودہ موسم میں سب سے مقوی، مغز کی چیز ہادام روغن شیریں ہے ہم شرط کرتے ہیں کہ ان ایام میں ایسا جو آدمی ہر روز یا دوسرے دن ہی صبح کے وقت یا ڈسوا یا ڈگائے کے کھلی میں (دیسی شکر) حل کر کے یا ایک تولہ ڈیڑھ تولہ روغن ملا کر پیئے۔

لمبے عرصہ کا راز

پہلے لوگ سو سال کی عمر تک میں اپنے دانتوں سے چنے چباتے تھے اپنے کام خود کیا کرتے تھے مگر آج کل کے نوجوانوں کے چہرے کی راتیں عجیب۔ بوڑھے تو ماشاء اللہ چار پائی سے نیچے اترتے ہی نہیں۔ لوگوں کے ایسے سوالات کسی حد تک ذہن پرورد ہیں کیونکہ پرانے دنوں میں لوگ واقعی صحت مند ہوتے تھے طویل عمر جاتے تھے، سو سال کی عمر تک پہنچنے پر بھی معجزہ نہیں ہوتے تھے، مینا کی خوب کام کرتی تھی، دانت اور آنت (معدہ) باقاعدہ اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے تھے اور آج کل کمزوری زیادہ، امراض پیچیدہ اور صحت غائب ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ پرانے وقتوں میں لوگوں کی خوراک نہایت ہی سادہ، آلودگی سے صاف اور حیاتین سے بھری ہوتی تھی۔ لوگ روحانی اور جسمانی پاکیزہ کے دلدادہ تھے۔ غلط آجینٹیں قریب نہ آتی تھیں عام طور پر بے رنگی ہوتی، آکر وقت تازہ اور خوشامیادھوپ میں گڑ تازہ کھیل کھیل صرف بناوٹ کیلئے ہوتے تھے۔ اقتصادی مسائل کم تھے انٹیکس غلوں، ہمدردی اور مردت تھی۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال کم تھا مگر آج کل کی سوسائٹی میں ان ساری چیزوں کا فقدان ہے۔

تاریخ ثابت ہے کہ جب انسان نے دنیا میں قدم رکھا تو اس نے پہلے اپنے جسم کو ڈھانچنے کی ترکیب نکالی اس کے متقدم اور تھے ایک تو ستر ڈھانچا دوسرے جسم کی حفاظت کرتا۔ پہلے پہل اس نے درختوں کی پھیاں سے اپنے جسم کو کیر و فی حلوں سے بنایا کیرے مکوڑوں کے خطرات اور دھوپ کے مقابلہ اس کا نام نہ کر سکتا تھا بعد ازاں وہ نئے نئے ڈھنگ سوچتا رہا حتیٰ کہ آج کل انسان اپنے فنیقیں ہسات میں ہمارے سامنے ہے۔

جب انسان کو قدرت نے اولاد سے نوازا تو اس کی نسل کے اندر اپنی جسمانی صحت کی حفاظت کا سوال سب سے زیادہ مقدم تھا۔ چنانچہ ورزش کے اصول وضع کئے گئے۔ ہر شخص اپنے جسم کو خوبصورت اور مضبوط بنانے کی سوچتا جو خوراک خوب کھاتا، ورزش کرتا، نہاتا اور جسم کا مظاہرہ کرتا اور اپنے قبیلے میں باعزت قرار پا جاتا، اس زمانہ میں صحت، قوت، توانائی، عزت کی ضمانت ہے۔

آج کل بھی ہمارے دیہاتیوں میں لوگ نسبتاً غومند (صحت مند) نظر آتے ہیں اور کافی عرصہ تک ان کی صحت برقرار رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دیہات میں تازہ دودھ کھن اور اچھی استعمال ہوتا ہے اور بے فکری کے علاوہ تازہ ہوا، تازہ پھل اور تازہ سبزیاں ان کی زندگی کو تازہ رکھتی ہیں۔ دیہاتی انسان دل کا کام کرتا ہے اور بے فکری کی زندگی نہیں گزارتا ہے۔ صبح اٹھتا ہے تو بارش بارش نظر آتا ہے۔ دیہات کی زندگی کفر و غریب، بغض و عداوتوں کھوس کے جذبات سے بھی نسبتاً پاک ہوتی ہے۔

## رفیقہ حیات خدمت نگار و غمگسار

چڑیاں، سیندور اور سیاہی عجز رکھنے والی دلہنیں شاید یہ بھول میں ہیں کہ ان چیزوں کا ان کے خاوند کی تندرستی اور زندگی سے براہ راست کتنا تعلق ہے۔ شوہر کی وفات ہوتے ہی ایک عورت کی خوشیوں کا محل کہنہ عمارت کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور اسے پھر کوئی نہیں پوچھتا۔ کم از کم ہندو پاک کی بیوہ خواتین کا تو یہی انجام ہوتا ہے کیونکہ معاشی طور پر وہ اپنے خاوند کی مالک امداد کی محتاج ہوتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ بیوہ عورتوں کی تعداد بڑوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک مرد عام طور سے ۶۸-۷۰ برس دیکھا گیا ہے اس سے بھی زیادہ تک جی سکتا ہے اور عورتیں عموماً ۷۳ برس کی عمر پاتی ہیں اس لئے مناسب ہوگا کہ شوہر کی عمر بڑھانے کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔

ایک شوہر بید حراں چڑچڑا اور غصہ در ہو سکتا ہے لیکن اس کی دیکھ بھال کرنا اور اس کی صحت کو برقرار رکھنا بہر حال ضروری ہوتا ہے ورنہ ایک عورت قبل از وقت بیوہ ہو کر اپنے کنبے کے ساتھ زمانے کی مخالف ہواؤں کا مقابلہ کرنے اور ایک بھیا تک مصیبت سے دو چار ہو سکتی ہے۔

## تھکے ہوئے شوہر سے برتاؤ

صحت اور تندرستی کی برقراری مختلف قسم کی دواؤں اور طرح طرح کے پیریز پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ زندگی کے سفر میں چھوٹی چھوٹی باتیں، چھوٹے چھوٹے حادثے انسانوں کو خوش و غرم اور تندرست بنانا اور کمزور بنا سکتے ہیں۔

عورت کی خوشی اس کے خاوند کے تندرست رہنے میں ہوتی ہے۔ دن بھر کی تھکان کے بعد انسان گھر میں مکمل سکون چاہتا ہے اس لئے گھر کو بجائے ایسا بنائے کہ آنے والے کو کوفت اور الجھن ہو۔ مرد کو ایسا ہونا چاہئے جہاں وہ جھوٹی دیر کیلئے اپنے تمام آرام بھول جائے اور وہ گھر آکر دفتر میں اپنے مالک کی تحیہ اور ساتھیوں کی یا عداوت کی باتیں فراموش کر دے اور بیوی کی دل آویز مسکراہٹ اور بچوں کے معصوم پیار میں کھو جائے۔

گھر اور گرمی میں ہوتی باتیں ہوتی ہیں بچے دن بھر سواتے ہیں۔ کہیں تل چکے لگتا ہے۔ نوکر نے بازار سے بیزی اور دوسری ضروریات کی چیزیں لٹیک لے کر لائیں دیں۔ گھر میں برتن کم ہوتے ہیں اور شیشے کے گلاس ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ تمام باتیں آپ کیلئے گھر چلانے کے سلسلے میں تو بہت اہم اور ضروری ہو سکتی ہیں لیکن ذاتی اور دماغی طور سے تھکے ہوئے مرد کو ان باتوں کو سنا کر پریشان مت کیجئے اور بار بار دہرائے اس سے مزید ذاتی عیجان میں مبتلا نہ کیجئے۔ یہ باتیں بعد میں کسی مناسب موقع پر بتائی جاسکتی ہیں لہذا جب وہ کھانا کھا کر آرام کے سانس لے رہا ہو۔

دوسرا ہر طریقہ ذاتی پریشانی کو روکنے کا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ گھر کو چلانے میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ گھر، گھر کے کمینوں کیلئے چلایا جا رہا ہے۔ آپ گھر کی صفائی تھراپی کو مردوں کیلئے ایک مسئلہ بنا دیں جیسے وہاں نہ بیٹھو۔ اس چیز کو سلیقہ سے انکی جگہ پر رہتے ہو۔ ذرا پاؤں صاف کر کے چاندنی پر چھو دیکھو۔

صاف ستھرا گھر اور ترے سے رکھی ہوئی چیزیں! لیکن اگر آپ کا شوہر دفتر سے گھر واپس آتا ہے اور آپ اس کو فوراً یہ کہہ کر دروازے ہی پر روک دیتی ہیں کہ راجو تے اُتار دینا تو یہ اس کیلئے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ آپ قرش و دیارہ صاف کر سکتی ہیں اور آنے والے کو یہ کہہ کر لالچوی کر سکتی ہیں کہ آئیے چائے تیار ہے، پھل فروٹ موجود ہیں، آپ کی من بھائی چیزیں تیار ہیں۔ دوسری اہم بات جو آپ کے شوہر کی تندرستی کیلئے ضروری ہے وہ ہے جسمانی ورزش۔ آپ دن بھر گھر میں اتنا کام کر لیتی ہیں کہ اس سے آپ کی جسمانی ورزش ہو جاتی ہے اور اپنے خاوند سے زیادہ تندرست رہتی ہیں اور بیماری سے ڈور رہتی ہیں۔

اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ انہیں صبح دو تین میل پیدل چلنے کی رائے دے سکتی ہیں۔ اگر اس پر عمل ناممکن ہو تو دفتر سے واپسی پر کھانا کھانے کے بعد گھر سے چند فریگوں تک کا چکر لگانا یا کسی پڑوسی سے ملاقات کرنے چلے جانے کا مشورہ دے سکتی ہیں وغیرہ۔ اگر آپ دیکھتی ہیں کہ آپ کے شوہر کو اس طرح جسمانی ورزش سے بھی احتراز ہے اور وہ آنا جانا پسند نہیں کرتے تو پھر آپ یہ ترکیب چلا سکتی ہیں کہ کھانے کے بعد ان سے اپنے لئے بازار سے کچھ چیزیں لانے کیلئے کہیں اور ایسی دکان منتخب کیجئے جو قدرے دُور ہو اور موقع ہو تو آپ بھی ان کے ہمراہ جائیں (لیکن باپردہ) کیونکہ کھانے کے بعد اس قسم کی ورزش نظامِ ہضم کو ضرور تڑپا دیتی ہے۔ جس سے کہ کام بھی اچھی طرح ہوتا ہے اور تکلیف دہ موٹاپا بھی نہیں آتا۔ یہ ہیں وہ چند اصول جن سے آپ کے خاوند کی عمر بڑھ سکتی ہے اور آپ کی کلاہوں کی چڑیوں کی کھٹک جاری رہ سکتی ہے۔

## ورزش اور چکنائی کھانے

ماہرین غذا کا کہنا ہے کہ آج کل انسان عام طور سے غیر صحت مند ہوتا ہے کیونکہ اس کا کام لکھنے پڑھنے کا ہوتا ہے جس سے حرکت کم اور ایک جگہ مستقل بیٹھے رہنا پڑتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ ذہنی طور پر تو ضرور تھک جاتا ہے لیکن جسمانی تھکاوٹ اسے نہیں ہوتی اور پھر گھر آ کر خوب چکنائی والے کھانے کھاتا اور زیادہ کھاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ دل کی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے دیکھا گیا ہے کہ آج کل پیچیدہ روں اور کینسر سے دل کی بیماری جان لیوا ثابت ہو رہی ہے۔

دل کے علاوہ غذا کے نقصانات کے دو خاص اسباب اور بتائے جاتے ہیں ایک تو جسمانی ورزش کی کمی دوسری ذہنی اور اعصابی پہچان میں مبتلا رہنا۔ شوہر کو اعصابی پہچان سے دور رکھنے میں بیوی کا ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ اسلئے گھر کو پورا آرام دینا اس کا اولین کام ہونا چاہئے۔

وما علینا الا البلاغ المحبین وھللی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مدینے کا بھکاری

ایوانصار محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۴ صفر ۱۴۲۸ھ



## ضروری ہدایات

☆ مذہبِ اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں۔ اہلسنت کے جتنے مخالف فرقے ہیں ان سب میں سے کسی کی صحبت میں نہ بیٹھیں اور اپنے دین و ایمان کی دولت کو محفوظ رکھیں۔

☆ نماز، شہادہ کی پابندی نہایت ضروری ہے خواہ انسان معکم ہو یا سافر۔ جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہوں وہ سب نمازیں ادا کریں۔

☆ رمضان المبارک کے روزے رکھنا بھی فرض ہے، کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے مکمل یا بعض قضا ہو گئے تو ان کو ادا کرنا لازم ہے۔

☆ جو مسلمان مالدار ہے، مالکِ نصاب ہے، سال گزرنے پر اس پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے اور سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرے گا تو بھی زکوٰۃ ہو جائے گی اور جتنے سال کی زکوٰۃ ادا کرنا باقی ہے حساب کر کے ادا کرے۔

☆ جو مسلمان صاحبِ استطاعت ہو، مالدار ہو اس پر حج کرنا بھی فرض ہے۔ ایسا شخص جو حج نہ کرے اس کیلئے حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔

☆ شریعتِ مطہرہ کی پابندی کریں شریعت کے مطابق جلیں اور شریعت کی مخالفت سے بچیں۔

☆ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قیامِ اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور برے کاموں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

☆ امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا علامہ الشاہ احمد رضا خان صاحبِ قدس سرہ اعزہ کے مسلک پر مشبوحی سے قائم رہیں۔ ان کا مسلک مذہبِ اہلسنت وجماعت ہے۔ حرمین طہیّین، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، عرب و عجم کے علماء کرام نے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اعزہ کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کیا ہے اور اس صدی کا مجدد مانا ہے۔ مولا علیؑ ہم سب کا بزرگ ان وین کے وسیلہ جلیلہ سے ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ آمین

محمد فیض احمد اوسکی عفو

محرم الحرام ۱۴۲۵ھ